ایچ آئی وی، ایڈز اور تحفظ خون

انتقال خون

دنیا بھر میں معاشرہ کے عام طبقات میں ایچ آئی وی، ایڈز کے فروغ کا ایک بڑا سبب غیر محفوظ انتقال خون ہی رہا ہے۔ایک اندازہ کے مطابق نوے سے پچانوے فیصد تک اس امر کا اندیشہ ہوتا ہے کہ متاثرہ شخص کا خون لگوانے سے یہ مرض لگ سکتا ہے لہذا اس اندیشہ سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایچ آئی وی کی بیماری سے پاک خون دستیاب ہو۔جب کہ مصفا خون کی فراہمی میں رکاوٹوں کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

- ملکی سطح پر انتقال خون کی پالیسی اور پلان کی عدم موجودگی
- انتقال خون کے منظّم نظام کی عدم موجودگی۔
- مصفا خون کے رضا کاروں کی عدم موجودگی۔
- غیر محفوظ خون بیچنے والے پیشہ ور حضرات کی بھرمار۔
- خون کے تجزیہ کی عدم موجودگی۔
- غیر ضروری اور غیر موزوں انتقال خون

پاکستان میں ان میں سے کئی اسباب کی موجودگی کی بناء پر ایچ آئی وی کے وائرس کے پھیلاؤ کا شدید اندیشہ ہے۔

ایچ آئی وی سے متاثرہ انتقال خون کے اندیشے میں کمی

کئی ممالک میں عطیہ خون، خون کے تجزیہ اور انتقال خون کے بارے میں کئی اقدامات موجود ہیں مگر اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام اقدامات کے قوانین کی پاسداری کی جائے۔صحت مند خون کی فراہمی کے لیے مندرجہ ذیل تین اقدامات نہایت ضروری ہیں۔

- ملکی سطح پر غیر منافع بخش انتقال خون کی سہولت مہیا کی جائے جو کہ وزارت صحت کے زیر نگرانی کام کرے۔
- ممکنہ حد تک پیشہ ور خون فروشوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔
- زیادہ سے زیادہ رضا کاروں کو خون دینے پر آمادہ کیا جائے۔
- خون کے تمام عطیعات کا ایڈز، یرقان بی، سی اور سوزاک کے لئے ٹیسٹ کیا جانا چاہیے۔
- رضا کارانہ خون کا عطیہ دینے والے اور مریض، دونوں کو یہ آگہی ہونی چاہیے کہ انتقال خون صرف ضروری حالت میں کیا جائے گا۔

خون کا تجزیہ

ایچ آئی وی کی تشخیص کے لئے کئے جانے والے زیادہ تر ٹیسٹ جسم میں وائرس کی موجودگی کے بجائے جسم میں ضد اجسام کی مقدار کا تعین کرتے ہیں۔لہذا، ابتدائی دور میں ضد اجسام کے قلیل ہونے کے باعث انتہائی حساس ٹیسٹ کا نتیجہ بھی منفی آتا ہے۔طبی اصطلاح میں اس صورت حال کو ونڈو پیریڈ (Window Period) کہا جاتا ہے۔اس کا مطلب ہوتا ہے مرض تو ہو گیا ہے لیکن ٹیسٹ کے ذریعے اس کی تشخیص ابھی ممکن نہیں۔اس دور میں تشخیص کا واحد طریقہ ایچ آئی وی اینٹی جن ٹیسٹ (HIV Antigen Test) ہے جس سے جسم میں ضد اجسام کے بجائے ایچ آئی وی کی موجودگی کو معلوم کیا جاتا ہے۔

کئی ممالک اور خاص طور سے ترقی پذیر ممالک میں تجزیہ خون کی سہولیات صرف بڑے شہروں تک محدود ہیں۔جبکہ دیہی اضلاع میں خون کا تجزیہ نہیں کیا جاتا۔اس اہم سہولت کی کمیابی کا باعث ملکی سطح پر عطیہ خون کے تجزیہ کی عدم موجودگی اور فنڈز کی عدم دستیابی ہیں۔صحت مند خون کی فراہمی کے لئے منظّم ادارے، بہتر منصوبہ بندی، تربیت یافتہ مستند عملے، تجزیہ کٹ کی موجودگی اور نگرانی کی ضرورت ہے۔

خون کا عطیہ دینے والے افراد کا چناؤ

ہمارے ہاں چونکہ خون کی ضروریات کم و بیش خون بیچنے والے حضرات پوری کرتے ہیں لہذا مصفا اور تندرست خون مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔اسکے علاوہ نس کے

رکھتی ہے لہذا مناسب خوراک کی کمی کے باعث وہ کئی ایسی متعدی امراض کا شکار رہتے ہیں۔ جو بہ آسانی انتقال خون کے ذریعے دوسرے افراد میں منتقل ہو سکتے ہیں اور بار بار خون دینے سے صحت کی متاثرگی کے علاوہ خون کا معیار بھی کوئی خاص اچھا نہیں رہتا۔

ہمارے ہاں مریض کے عزیز و اقارب سے خون کے عوض خون کی فراہمی بھی کی جاتی ہے مگر اس میں بھی اس امر کا اندیشہ رہتا ہے کہ مہیا کردہ خون آیا مصفا اور تندرست ہے کہ نہیں۔ لہذا اس طور سے بھی خون کی فراہمی کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ اس صورت حال کے پیش نظر رضا کارانہ اور بلا معاوضہ خون کا عطیہ دینے کے بارے میں شعور پیدا کرنے کیساتھ ساتھ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تا کہ خون بیچنے والوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔

غیر ضروری اور غیر موزوں انتقال خون سے اجتناب

پاکستان میں غیر منظّم اور غیر ضروری انتقال خون کے باعث بسا اوقات، بہ وقت ضرورت مریض کو اس کے گروپ کے مطابق خون فراہم نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ءایسے میں بہ حالت مجبوری پیشہ ورخون فروشوں سے خون لیا جاتا ہے۔ اور خون کے تجزیہ کی عدم دستیابی کی صورت میں ایچ آئی وی، ایڈز کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

اس امر کے سد باب کے لئے ڈاکٹر، صحت عامہ کے شعبے سے متعلقہ افراد اور عوام الناس میں غیر ضروری انتقال خون سے اجتناب برتنے کا شعور پیدا کرنا چاہیے۔ اور ان عوامل کی تشخیص اور تدارک کرنا چاہیے جو خون کی کمی کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے عوامل میں غذا کی کمی اور ملیریا جیسی بیماریاں ہیں۔ جبکہ دوران حمل، دوران ولادت اور بعد از ولادت اچھی نگہداشت سے ولادت کی پیچیدگیوں پر قابو پایا جاسکتا ہے جن میں خون ضائع ہونے کے باعث انتقال خون کی اشد ضرورت پیش آسکتی ہے۔

ملکی سطح پر انتقال خون کے منظّم نظام کا قیام

پاکستان میں انتقال خون کو محفوظ بنانے کیے لئے حکومت کے ادارۂ صحت کے موجودہ ڈھانچے میں رہتے ہوئے انتقال خون کے ادارے اور تمام بلڈ بینکوں کو ایک مربوط اور منظّم نظام کے تحت حکومت کے نامزد کردہ فلاحی ادارے کے زیر نگرانی دے دیا جانا چاہیئے جو متناسب تخمینہ اور تربیت یافتہ عملے سے لیس ہو۔ اسطرح سیاسی وابستگی، بہتر اور منظّم نظام، وافر رقم، رضا کارانہ اور بلا معاوضہ خون کی فراہمی ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کو بتدریج کم کرسکتی ہیں۔ تاہم، یہ امر یقینی نہیں کہ ان ذرائع سے فراہم کردہ خون سو فیصدی ایچ آئی وی سے پاک ہوگا۔

جسمانی اعضاء اور انکی پیوند کاری

ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کا ایک سبب متاثرہ شخص سے حاصل کردہ جسمانی اعضاء اور انکی پیوند کاری ہے۔ لہذا ان تمام عوامل اور احتیاطی تدابیر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے، جو کہ انتقال خون کے لئے ضروری ہیں۔